حسام الحرمین
کی صداقت
کے صد سالہ اثرات
ازقلم
محمد ساجد رضا قادری
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات

مصنف، مؤلف: محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری

موضوع: عقائد و معمولاتِ اہل سنت

ناشر: SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

ڈیزائننگ اور کمپوزنگ: PURE SUNNI GRAPHICS

سنہ اشاعت: OCTOBER 2022 / RABIUL AWWAL 1444

صفحات: 29

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتاناضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں **"ٹیم عبد مصطفی آفیشل"** کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہوسکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہوچکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا

ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

اعلی حضرت ہے تو اعلی مقام ہے تیرا

مجدد اعظم، امام اہل سنت، سراپا کنز کرامت، ماحئ دین وملت، قاطع کفر وضلالت، قامع بدعت، محی السنة، شیخ الاسلام والمسلمین، حجة الله فی الارض، اعلی حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمة المنان سرزمین ہند میں 1272ھ/ مطابق 1856ء/ کو پیدا ہوئے، اور 1340ھ/ مطابق 1920ء کو خلد آشیاں ہوئے، آپ کی ذات توقیر عرب اور شان عجم تھی، عطئیہ خداوندی اور آیت من اللہ و معجزات رسول اللہ تھی، عاشق رسول فنافی اللہ تھی، عشق رسول دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، آپ کی علمی و عملی ہمالیائی قامت شخصیت تعارف کا محتاج نہیں۔

آج ہندوستان میں سنیت

ہندوستان کی پچھلے دوسو سالہ اسلامی وسیاسی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آج ہندوستان میں سنیت آپ ہی کی مرہون منت بچی ہوئی ہے، کیونکہ وہابیت نے بڑی سرعت سے قلیل مدت میں تقریباً نصف درجن فرقے جنم دے کر بدعت وضلالت، فسق وکفر، گمراہی وبے دینی کا بازار گرم کر دیا تھا، جس طرح کے 2022ء کے زمانہ میں کفار و مشرکین ہند مسلمانوں اور ان سے نسبت رکھنے والی ہر چیز سے نفرت کا ماحول گرم کر رکھا ہے، انگریزوں کے دور اقتدار میں اس سے کہیں زیادہ وہبیائی فرقے اہل سنت اور اس کے معتقدات کے تئیں ماحول کو گرما دیا تھا، اہل سنت پر قائم رہنا اور ان کے معتقدات پر عمل کرنا باعث شرمندگی سمجھا جاتا تھا، توحید کی آڑ میں تقدیس الوہیت کی تنقیص اور شان رسالت پر گستاخی کرنا فخر وناز کی دلیل مانی جاتی تھی، لہذا وہابیت کے اس

طوفان بلاخیز میں بڑے بڑے جبہ ودستار والے بہہ گئے تھے، بڑی بڑی خانقاہیں ویران ہوگئی تھیں، لیکن آپ نے امت کی ڈوبتی نیاکی کھیون کوہاتھ لیا، اور بھنور سے باہر نکالا، وہابیت کی پیدائش سے پیشتر امت مسلمہ کا جو قدیم مسلک ومشرب اورمنہج تھا، خوداس پر بڑی سختی سے کاربندرہے، اورامت محمدیہ کوبھی اسی قدیم روش ومنہج اور مہذب مذہب پر بڑی مضبوطی سے قائم رہنے کی تلقین فرمائی، جیساکہ اس بات کوپیر نیچرکے شاگرد شیخ اکرام نے بھی موج کوثر صفحہ 70 میں لکھی ہے۔

(مولانااحمدرضاخان بریلوی)انہوں نے نہایت شدت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی۔

اورسلیمان ندوی دسنوی نے بھی حیات شبلی صفحہ 69 میں لکھاہے۔

تیسرافریق وہ تھاجوشدت کے ساتھ اپنی قدیم روش پر قائم رہااور اپنے کواہل السنۃ کہتارہا،اس گروہ کے پیشوازیادہ تربریلی اوربدایوں کے علماءتھے۔

لہذاآپ اسی مسلک ومذہب کے حامل،دین متین کے کامل مبلغ وداعئ تھے،جوبارہ صدیوں تک بغیرکسی فرقہ بندی کے ہندوستان میں موجودرہا،اسی لئے آپ کے اس مسلک پاک کو جوآپ کی کتابوں سے ظاہروباہرہے،اسی پر گامزن رہنے کو ذریعہ نجات سمجھتاہوں،جوکبھی یوروپ کی چلائی ہوئی جدیدیت کی مسموم وخزاں رسیدہ ،ملت شکن بادوباراں سے متاثرنہیں ہوا،اور جولوگ متاثرہوئے،چاہے کسی بھی وجہ سے ہو،وہ لوگ فرقوں میں بٹتے چلے گئے،جس کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

پس منظر

آپ اس زمانے میں پیدا ہوئے، جب ہندوستان تو کیا، عالم اسلام کی چولیں ہلی ہوئی تھیں، ایک طرف نصاری کی نوآبادیاتی مشن عالم اسلام کے جسم وجان کو ہلکان کر رہا تھا، تو دوسری جانب مسلمانوں کے دل کی دنیا کو تاریک کرنے کے لئے نور ایمان کو گل کرنے میں لگا ہوا تھا، روح ایمان عشق نبی دلوں سے نکالنے کی تحریک چلائی جارہی تھی، اس مشن کی سربراہی کے لئے خود مسلمانوں میں غداروں و منافقین کی ایک ٹولہ وٹیم کو پیدا کر لئے تھے، تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے، سابقہ زمانے میں دین کے اندر فساد برپا کرنے والے دشمنان اسلام خود بھیس بدل کر، کائنات دل میں منافقت کی کالک پوتے ہوئے، اور رخ پر اسلام کا غازہ سجائے ہوئے تخریب کاری کے عمل کو انجام دیا کرتے تھے، جیسا کہ شیعیت کی ابتدا عبداللہ بن سبا سے ہوئی، وہ یہودی تھا مگر بھیس بدل کر بظاہر مسلمان ہوگیا، اور مدینے میں رہنے لگا، جہاں پر فتنہ پروری کی انتہا کردی، یہی وجہ ہے کہ خود محققین شیعیت نے شیعی مذہب کا مخرج یہودیت کو قرار دیا ہے، جیسا کہ شیعی عالم عمر بن محمد بن الکشی نے اپنی کتاب ،،رجال الکشی،، کے 85 میں لکھا ہے۔

ان اصل التشیع والرفض ماخوذ من الیہودیہ۔

اور صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں یہود و نصاریٰ خود قرآن و حدیث پڑھ کر عالمانہ صورت گڑھ کر مصلئہ امامت وخطابت پر متمکّن ہوا کئے، اور تباہ کن تخریب کاریاں کر کے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کیا تھا، لہذا عبداللہ بن سبا یہودی سے لیکر صلاح الدین ایوبی کے دور تک کی تاریخ پڑھ جایئے، دشمنوں کی یہی ریت

اور دستور ملے گی، لیکن اٹھارہویں صدی میں نصاریٰ بڑے ہوشیار ہو گئے تھے، اس بار اس نے تخریب کاروں کے کاروان کو بدل ڈالا، میر کارواں بھی خود نہیں بنے، اور نہ ہی عالم بنا کر کسی نصاری کو قربان کیا، اخلاق و کردار کو پامال کرنے کے لئے کسی بنت حوا کی عصمت وعفت کو بھی بھیٹ نہیں چڑھائی، بلکہ خود مسلمانوں کے گندم نما جوفروش نیم ملاؤں کو تیار کیا، جو چند کتب اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھکر عالم بن جاتے تھے، انہیں ایسے ہی پیٹ پرست بے ایمان لوگوں کی تلاش تھی، جو صبح و شام ہمہ وقت غلامی بے دامی سے خدمات انجام دے سکے، اور ایمان واسلام اور مسلمانوں کے اعتقادواعمال کے نازک اور کمزور پہلوؤں کو سامنے لاکر تخریب کاری کے ذریعے آتش فتنہ کو مشتعل کر سکے۔

داستان ایمان فروش ٹولوں کی:

سراج الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات 1823 تک ہندوستان میں مذہبی طور پر صرف سنی اور شیعہ یہی دو فرقے تھے، مسلمانوں کے درمیان تیسرا کوئی فرقہ نہیں تھا، تیسرے فرقہ کو انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں نجد عرب سے ایم پورٹ کیا، اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ سنی علماء و عوام کی مذہبی وملی یگانگت واتحاد سے انگریز نہایت خوفزدہ تھے، کہ ایک حکمراں قوم مغلوب ہونے کے بعد تادیر خاموش بیٹھے نہیں رہ سکتی، اس لئے ان کی مذہبی یگانگت اور ملی وحدت کے درمیان انتشار و خلفشار اور تشتت ولامرکزیت برپا کرنے کے لئے نجد عرب کے ملت شکن اور ایمان کش انگریزی نوآبادیاتی فرقہ،، وہابی مذہب،، کولایا، تاکہ،، لڑاؤ اور حکومت کرو،، کی پالیسی پر عمل کر کے حکومت کو مستحکم اور پائدار بنایا جاسکے، جیساکہ پروفیسر محمد ایوب قادری مقدمہ حیات سید احمد

؛ص26پر لکھتے ہیں۔

تقسیم ہند تک مسلمانان ہند کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ فرقہ وہابیہ انگریز کا کاشت کردہ پودہ ہے، جس کی آبیاری اس نے نہایت ہوشیاری سے کی اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا، یہ نظریہ کسی بدگمانی پر مبنی نہیں تھا، بلکہ اس بات کی بنیاد وہ حقائق ہیں جن کو خود وہابی حضرات نے بیان کیا۔(بحوالہ امتیاز حق؛ص5)

چنانچہ انگریزوں نے وہابیت کی باگڈور سید احمد رائے بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی عبدالحئی بڑھانوی کے سپرد کی تھی، یہی لوگ ہندوستان میں وہابیت کے سب سے پہلے علمبردار تھے، اور یہ تینوں ہی انگریزی گورنمنٹ کے تازیست پکے وفادار خدمت گار جانثار ثابت رہے، جس کے سیکڑوں نظائر خود انہیں کی کتب کی زینت ہیں۔

لہذا سید صاحب تو صرف ایک مہرہ تھا، مولوی اسماعیل کے ہاتھوں کا کھلونا تھا، اسے علم و معلوم سے ذرا سا بھی واسطہ نہیں تھا، کاٹھ کے الّو کی طرح جس رخ پر بٹھا دیئے، بیٹھے رہ گئے، البتہ عسکری فوجی قوت کی قیادت سید احمد کے ہاتھوں میں آئی، مگر وہابیت کی مذہبی قیادت مولوی اسماعیل کے ہاتھوں میں ہی تھی۔

وہابیت کے فرقے مزخرفوں کی افزائش نسل

ہندوستان میں وہابی مذہب کے سرخیل و میر کارواں کا باوا آدم تو مولوی اسمٰعیل ہی تھے، اس نے شیخ نجدی کی کتاب التوحید کا اردو زبان میں چربہ اتارا، اور اس کا نام،، تقویۃ الایمان،، رکھا، لہذا اس کتاب کے نقض امن ہونے کا اعتراف خود مولوی

اسمعیل کو ہے، پیشوائے دیو بند مولانا اشرفعلی تھانوی نے نقل کیا ہے۔

میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے، مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی۔ (حکایات اولیاء: ص؛98)

مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کتاب کو لکھا ہی اسی لئے تھا کہ ہندوستانی مسلمان انگریزوں کی جانب توجہ دینے کی بجائے خود آپس ہی میں الجھ کر لڑے بھڑے، جدال وقتال کرے، اور ٹکڑوں میں بٹ جائے، اسلئے اس نے کتاب میں جان بوجھ کر افراط وتفریط کا شوسہ چھوڑا، اور نشاندہی کے باوجود اس کی تصیح نہیں کی، اور بایں سبب اس کتاب کو انگریزوں نے سب سے پہلے رائل اشیاٹک سوسائٹی بنگال سے چھپوا کر ملک میں مفت تقسیم کیا، تو مصنف کے اندیشہ کے عین مطابق مسلمانوں کے درمیان مذہبی طور پر ہنگامہ محشر بپا ہو گیا، نہ صرف گھر گھر میدان جنگ بن گیا، بلکہ خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہو گئی، ایک کہرام مچ گیا، گویا کہ اہل عشق وعرفان کے مئے کدے میں آگ لگ گئی، لہذا خاموش رہنا بھی جان ایمان کی توہین ہی تھی، پھر عشق کے بندوں کے سامنے بات بڑھے اور وہ خاموشی سے سر تسلیم خم کرلے، ایسا کبھی ہوا ہے اور نہ ہو گا۔

غرض مصنف کی پیش گوئی کے مطابق حسب دلخواہ مسلمان آپس ہی میں دست وگریباں ہو گئے، پھر رفتہ رفتہ خانہ جنگی کی صورت اختیار کرلی، قطعی طور پر اسی تفویۃ الایمان نے بہتوں کا ایمان غارت کر دیا، اسی تفویۃ الایمان کی فیکٹری سے فرقہ بندیوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، فرقے در فرقے ڈھلنے لگے، دیو بندی جماعت کا ایک محقق مولوی

احمد رضا بجنوری کی رائے بھی سماعت کر لیجئے، لکھتے ہیں:

افسوس ہے کہ کتاب،،تقویۃ الایمان،،جس کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک جنکی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے، اور تقریبًا نوے 90 فیصد حنفی المسلک ہیں دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی ایک امام، ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں (انوار الباری جلد 11 ص 107)

لہذا ہر کہہ و مہہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر اپنا الگ فرقہ بنانے لگ گئے، کیونکہ اسے بھی انگریزوں نے ذریعہ معاش بنا دیا تھا، غرض اسی تقویۃ الایمان کا کمال فتنہ انگیزی ہے کہ وہابیت کے بطن سے غیر مقلدیت، قادیانیت اور دیوبندیت کا ظہور ہوا۔ شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال مرحوم کی نظر میں بھی یہ دونوں فرقے قادیانیت اور دیوبندیت، وہابیت ہی کی پیداوار ہیں، جیساکہ فرماتے ہیں۔

قادیان،،اور،،دیوبند،،اگر چہ ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن دونوں کا سرچشمہ ایک ہے اور دونوں اس تحریک کے پیداوار ہیں جسے عرف عام میں وہابیت کہا جاتا ہے،،۔

(اقبال کے حضور؛ص:207)

غیر مقلدیت کے بطن سے نیچریت، چکڑالویت، مرزائیت وغیرہ پیدا ہوئے، جیساکہ دیوبندی مولوی سعید الرحمن پاکستانی نے لکھا ہے۔

دعوی تو اہل حدیث ہونے کا ہے، لیکن حالت یہ ہے کہ نیچریت، انکار حدیث قادیانیت سمیت اکثر و بیشتر فرقوں کے بانی غیر مقلدیت کے بطن سے پیدا ہوئے۔

(تقدیم اہل حدیث اور انگریز؛ص:6)

پھر دیو بندیت کے بطن سے تبلیغیت ، مودودیت، ندویت یعنی صلح کلیت پیدا ہوئے، یہ وہ تاریخی شجرہ حقائق پر مبنی ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا، لہذا توقع کے عین مطابق ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ نے ان وہیابئی فرقوں سے خوب خوب فائدہ اٹھایا، اور بدلے میں گورنمنٹ بھی ان پر نوازشات کی برسات کرتی رہی۔ یعنی فرقہ بنائو، مسلمانوں کو آپس میں لڑائو، اورانگریزوں سے خوب خوب پیسے لیکر عیش کرو، انگریز کے ان پس خوردہ اور کفش بردار نہ صرف گندم نما جو فروش بلکہ ملت فروش نیم ملاؤں کی تفصیل ،، مکالمۃ الصدرین ،، نامی کتابچہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

یہ سب فرقے مزخرفے اگرچہ نام کے لحاظ سے الگ الگ پلیٹ فارم پر بٹے ہوئے ہیں مگر سب مشترکہ عقائد اور متفقہ مقاصد رکھتے ہیں، چنانچہ ان فرقوں کی دھنگا مشتی سے ہندوستان کی مذہبی وسیاسی فضا مکدر ہو چکی تھی، اور اپنی اپنی مکروہ واہیات اعمال واقوال سے اسلام کو مشق ستم بنانے کی جیسے ہوڑ لگ گئی تھی، برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرٹر کر کے آسمان کو سر پر اٹھالیا تھا، روزروز نت نئی بدعات وخرافات ایجاد کر رہے تھے، ہندوستانی مسلمانوں کی وہ یکتائی اور وحدت جو چودہ سو برس تک مثالی طور پر قائم رہی تھی، تقویۃ الایمان کی بدولت پاش پاش، ریزہ ریزہ کرچیاں کرچیاں ہو کر بکھر گئی تھی، جو آج تک سنبھلے سے سنبھالہ نہیں گیا۔

جی ہاں !کوئی فرقہ الوہیت کی تقدس پر جھوٹ کا ناپاک پیوند کاری کر رہا تھا، تو کوئی شان رسالت مآب ﷺ کی اہانت پر مصر تھا، کوئی معیار حق و ہدایت صحابہ کرام کی شان میں گالیاں بک رہا تھا، تو کوئی مجتہدین کرام واولیائے عظام بزرگان دین متین علیہم المغفرۃ

والرحمن کو معاذاللہ بت اوران کے ماننے والوں کو بت پرست قرار دے رہا تھا،کچھ بھی توباقی نہیں بچا تھا،جس کا انتساب ان مقدس ہستیوں کی طرف نہیں کیا گیا،لہذا ایسے دین بیزار ماحول کو پاکیزہ اورنفیس بنانے کے لئے کسی ایسی ہستی کی ضرورت تھی،جواپنی خداداد بصیرت وبصارت سے ماحول کو عشق وایمان کی خوشبوؤں سے معطراورروح پرور بنادے،اور ان اسلام مخالف افکارو نظریات کے پرخچے اڑاکرنام و نشان مٹادے،ان انگریزی نوآبادیات کی نوزائدہ فرقوں کوان کے بلوں میں گھساکردم لے۔

اعلی حضرت کے قلمی معرکہ آرائیوں کی اثرپذیری

ہندوستان میں فرقہ بندیوں کاآغاز مولوی اسماعیل کی تفویۃ الایمان کے ساتھ ہی ہوگیا تھا،اس کے ابتدائی دن سے آج تک علماء ملت اسلامیہ نے تفویۃ الایمان کی تردید میں سیکڑوں کتب ورسائل تصنیف فرماکرعنداللہ ماجور ہوچکے تھے،لیکن جنگ آزادی سن 1857ء کے بعداعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے مورچہ سنبھالہ،توافرادیت میں اجتماعیت کی روح پھونک دی،بفضل یزدی اپنے خاراشگاف، برقبار قلم سے دلائل وبراہین کی جس طرح صائقہ نوازی فرمائی،اس سے مذکورۃ الصدر تمام وہبیائی فرقوں کی نہ صرف دھجیاں بکھیر دی،بلکہ بیخ وبن سے ان کی بنیاد ہی کوتہہ وبالاکردیا۔

اس قدیم مسلک و مشرب اہل سنت پرعائدبے سروپیرکی الزامات واتہامات کانہ صرف آپ نے دندان شکن جواب دیکردفاع فرمایابلکہ اپنے حقیقت رقم قلم کوبرق خاطف،شہاب ثاقب بنادیا،اورتنقیدات،تہدیدات اورتنکیرات سے وہ تعقبات کیں کہ وہابیت گرفتاربلاہوگئیں،ایک صدی ہوگئے،آج بھی وہابیت نہ صرف زخم خوردہ ہے،بلکہ

ان کے زخموں پر آپ کی تحریرات آج بھی نمک پاشی کررہی ہے۔
وہابیت کے تمام ذیلی فرقوں کا تعارف اوراس پر تبصرہ اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں ہے،اس لئے صرف وہابیت کی ایک شاخ دیوبندیت کی تڑپتی، بلکتی، بلکھاتی تصویر پیش کئے دیتے ہیں۔ جسے اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے معجز نما قلم نے تیغ برہنہ کی انی بن کر سینہ دیوبندیت کو چھلنی کردیا ہے،اس درد کی ٹسیں آج بھی نہ صرف محسوس کرتے ہیں،بلکہ درد کی شدت پذیری نے آج تک ایوان دیوبندیت کو ماتم کدہ بنا رکھا ہے،یقین نہ آئے تو مطالعہ جاری رکھئے۔

بانیان مذہب دیوبند

ڈاکٹر علامہ اقبال کی زبانی آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہے،کہ دیوبندیت اور قادیانیت دونوں وہابیت کی پیداوار ہے،کیونکہ وہابیت کے اولیں داعی وسربراہان سید احمد اوران کے دونوں خلیفہ مولوی اسمعیل اور مولوی عبدالحئی سے اس جماعت کے دینی ومذہبی روابط ومراسم نہایت مضبوط ترہیں،انہیں اپنے عظیم پیشواؤں میں شمار کرتے ہیں،جن پر شاہدان کی کتب ورسائل ہیں،لہٰذا دیوبندی مکتب فکر کی ابتداء اگرچہ سید احمد اور ان کے دونوں خلفاء سے ہوتی ہے،مگراس کوایک مستقل فرقہ کی حیثیت مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی قاسم نانوتوی نے دی ہے ،علمائے دیوبند بھی اس بات سے بالکلیہ متفق ہیں،اورانہیں دونوں حضرات کو،،دیوبندیت،، کا بانی ومبانی قرار دیتے ہیں،جیساکہ دیوبندی مولوی تقی الدین نے شیخ التبلیغ مولوی زکریا کاندھلوی کا قول نقل کیا ہے،لکھتے ہیں۔
ہمارے اکابر حضرت گنگوہی وحضرت نانوتوی نے جو دین (دیوبندیت) قائم کیا تھا اس

کو مضبوطی سے تھام لو اب رشید و قاسم پیدا ہونے سے رہے، بس ان کی اتباع میں لگ جاؤ۔ (صحبتے با اولیاء 126)

چنانچہ اس دین سازی کی اعتراف کے باوجود،، دیوبندیت،، کو اہلسنت کا حامل فرقہ بتلانا یقیناً انصاف و دیانت کے منافی اور سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دن دھاڑے دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔

علمائے دیوبند کا وہابیت سے رشتہ مادر و پدر جیسا پائدار اور مضبوط رہنے کے باوجود اس جماعت کے متبعین کی دماغی حالت خراب کہیئے یا ناجائز اولاد کی فطرت، کہ کبھی اس نے سنیت و وہابیت کو کھل کر قبول ہی نہیں کیا، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ رسالت مآب ﷺ کے منافقین دوبارہ اپنی قبروں سے اٹھ کر آ گئے ہیں۔

وہابیت سے انکار

اس فرقہ نے روز اول ہی سے دورنگی اختیار کر رکھی تھی، گنگا میں گئے تو گنگا داس اور جمنا میں گئے تو جمنا داس بن گئے، یعنی اہلسنت کے پاس جاتے ہیں، تو اپنی وہابیت سے تقیہ کر لیتے ہیں، اور سادہ لوح مسلمانوں کو حنفیت کے پس پردہ گمراہ و وہابی بناتے رہتے ہیں، اسی منافقت کو قاطع کفر و ضلالت امام اہلسنت مجدد الاسلام سید ناسر کار اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے حسام الحرمین میں بے نقاب فرمایا تھا، پھر کیا تھا، دنیائے دیوبندیت اپنی وہابیت کی قلعی کھلتا دیکھ کر بلبلا اٹھی، اور مار گزیدہ کی طرح بل کھا کر اس مظلوم مفکر پر برس پڑے، ان پر طرح طرح کے ان کہی الزامات واتہامات کی آندھیاں چلا کر آپ کی کردار کشی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، تا کہ آپ کے افکار اسلامی پر سے ملت

اسلامیہ کا اعتماد واعتبار اٹھ جائے، اور وقار ناپائدار ہوجائے، مگر ان کی ہر چال خود انہیں پر الٹ کر رہ گئی۔ الایہ کہ پانی سر سے اوپڑ اٹھ جائے زعمائے دیوبند بخیہ گری کے لئے سر جوڑ کر بیٹھ گئے، اور دروغ کو پھر سے فروغ دیا، اپنی جماعت کی وہابیت سے نہ صرف صاف مکر گئے، بلکہ وہابیت کی پردہ پوشی کے لئے تقیہ بازی کی جو بازی گری دکھائی، وہ آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔

انہوں نے پورے عالم اسلام میں اپنی وہابیت سے برات وبیزاری کا نہ صرف ڈنکا بجادیا، بلکہ کتب و رسائل اور جرائد کے انبار لگادیئے، اسی کوشش و پروپگنڈے کی ایک جیتی جاگتی مثال رسالہ،، المہند،، ہے، جسے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے ترتیب دی تھی ، اور 24 اکابرین دیوبند نے اپنے اپنے دستخط و مواہیر ثبت کئے، لہذا انکار وہابیت میں لکھتے ہیں۔

ہمارے مشائخ رضی اللہ عنھم احیائے سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں مستعد رہتے تھے، اس لئے شیطانی لشکر کو ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کرڈالی ، ان پر بہتان باندھے، طرح طرح کے افترا کئے اور خطاب وہابیت سے متہم کیا، مگر حاشا کہ وہ ایسے ہوں۔ (یعنی دیوبندی علماء وہابی نہیں ہے)

(عقائد علمائے دیوبند المہند ص 8)

چنانچہ اس رسالہ میں وقت کے جن سرکردہ علماء نے انکار وہابیت میں دستخط و مواہیر پیش کئے، ان میں سے بعض کے نام یہ ہے، مولوی اشرفعلی تھانوی، مولوی حبیب الرحمن نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولوی محمد احمد ابن قاسم نانوتوی مہتمم دارالعلوم دیوبند، مفتی

کفایت اللہ دہلوی صدر جمیعۃ العلماء ،مولوی محمد مسعود احمد ابن رشید احمد گنگوہی، مولوی عاشق الٰہی میرٹھی وغیرہ ،ان کے علاوہ حرمین شریفین ،دمشق واز ہر مصر کے علمائے کرام سے تقاریظ حاصل کر کے دنیا بھر میں اپنی اور اپنی جماعت کی وہابیت سے برات کا ڈھنڈورہ پیٹا تھا، صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ابن عبدالوہاب نجدی کو منہ بھر بھر کر گالیاں دیکر سادہ لوح عوام کو جھانسا دیا، اور یہ باور کرانے میں کسی قدر کامیاب بھی ہو گئے کہ علمائے دیوبند کا تعلق وہابیت سے ہرگز نہیں ہے، گالیوں کا نمونہ بھی ملاحظہ فرمالیجئے، شیخ دیوبند مولوی حسین احمد ٹانڈوی نے ،،الشہاب الثاقب،، نامی کتاب لکھی، جس کی تلخیص ،،وہابی کون؟،، کے نام سے بھی چھپی ہے، اس پر ایک غیر مقلد مولوی اسحاق زاہد کویتی کا تبصرہ دیکھئے، لکھتے ہیں۔

الشہاب الثاقب اور اس کی تلخیص ،،وہابی کون؟،، کے ہر صفحہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ اور ان کے عقائد سے برات کا اظہار کیا گیا ہے اور انہیں ظالم باغی خونخوار اور فاسق قرار دیتے ہوئے ان کو اور ان کے متبعین کو نصاری مجوسی یہود اور ہندوؤں سے بھی زیادہ قابل نفرت قرار دیا ہے۔

(اہل حدیث اور علمائے حرمین کا اتفاق رائے ص 17)

یعنی جب جان پر بن آئی تو وہابیت کے انکار میں جس حد تک گر سکتے تھے، علمائے دیوبند گرتے رہے، اور ایسا کرنے میں ان کے ماتھے پر پسینہ کا ایک بوند بھی نظر آتا ہے، اور نہ ہی پیشانی احساس ندامت و شرمندگی سے شکن آلود ہوتی ہے۔

خیر یہاں پر تو ایک بات صاف ہے کہ ان دیوبندی علماء نے اپنی وہابیت کا انکار کر کے اپنے ایمان کا جنازہ نکال لیا، کیوں کہ قطب دیوبند جن کی اتباع پر نجات

موقوف ہے،ان کا فتوی ہے کہ تقویۃ الایمان،،عین اسلام،،ہے،اور یہ کتاب ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا چربہ ہے،پس وہابیت کا انکار کرکے یہ لوگ عین اسلام سے نہ صرف محروم ہوگئے،بلکہ وہابیت کے انکار سے ان کے ایمان کا جنازہ بھی نکل گیا۔

اعتراف وہابیت

تاریخ کا یہ باب بھی ملاحظہ کے قابل ہے،کہ ابھی ان کے انکار وہابیت کا شور و غلغلہ فضا میں پوری طرح تحلیل بھی نہ ہونے پایا تھا،کہ ان کے ضمیر نے خود ہی چیخ چیخ کر وہابیت کا اقرار کر لیا،مولوی اشرف علی تھانوی صاحب جس نے المہند میں انکار وہابیت پر دستخط کر چکے تھے،وہ کس طرح اقرار کرتے ہیں ،ملاحظہ کیجیئے کانپور کی ایک مسجد میں امامت کر رہے تھے،وہاں پر اس کے پاس ایک بڑھیا فاتحہ کا سامان لائی،تو تھانوی صاحب نے کہا:بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو،،۔

(اشرف السوانح جلد اول 45)

دیکھیئے ذرا اس تجدد پسند موجد شرور و فتن کو،جس نے ایک طرف انکار وہابیت پر دستخط کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے،اور دوسری طرف زبان کی تیزی کا یہ عالم کے اقرار وہابیت کرتے ہوئے بھی دیر نہیں لگائی،ان کے علاوہ مولوی منظور سنبھلی صاحب نے کہا۔

اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں،،۔

اس کے جواب میں شیخ التبلیغ مولوی زکریا کاندھلوی نے کہا۔

مولوی صاحب میں خود تم سب سے بڑا وہابی ہوں،،۔

(سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی ص190)

چنانچہ جس طرح شیخ دیوبند مولوی حسین احمد، مولوی خلیل احمد مولوی محمد احمد وغیرہا نے دیوبندیت کی پیشانی سے وہابیت کو بدنما داغ سمجھ کر مٹانے کی جاں توڑ کوشش میں رسائل وکتابچے کا پشتارہ کھڑا کر دیا تھا، لیکن اسی بدنما داغ کو ان کے فرزندوں نے بصورت انعام،، ایوارڈ،، سمجھ کر قبول کرلیا، بلکہ جس وہابیت کی قئے اکابر دیوبند نے تھی اسی قئے کو چندریال کی خاطر علمائے دیوبند نے امرت سمجھ کر چاٹ لئے، حیرت ہے اکابر دیوبند نے جس طرح اپنی جماعت کی وہابیت کو الزام کہہ کر ردوطرد میں صفحات کے صفحات سیاہ کرڈالے، بالکل اسی طرح مولوی منظور سنبھلی، قاری طیب اور مولوی زکریا نے مضامین وکتب لکھ کر دیوبندیت کے سینے پر اسی وہابیت کی آگ کو روشن کردی۔

چنانچہ سنبھلی صاحب کی معرکۃ الارا کتاب،، شیخ محمد بن عبدالوہاب کے خلاف پروپگنڈہ ،، اس بات کی جیتی جاگتی تصویر ہے، اس نے نہ صرف دیوبندیت کی پیشانی پر وہابیت کا مہر ثبت کردیا، بلکہ برسوں پہلے اعلی حضرت رضی اللہ عنہ نے حسام الحرمین کے ذریعہ جو،، الزام وہابیت،، عائد کیا تھا، وہ صحیح اور درست ثابت کردیا، اس کتاب کے کچھ اقتباسات ملاحظہ فرمائیے، لکھتے ہیں۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب اوران کی جماعت کے خلاف ان کے سیاسی ومذہبی دشمنوں نے جو عالمگیر شیطانی پروپگنڈہ کیا تھا، اس سے ہندوستان کے وہ علمی ودینی حلقے (دیوبندیہ وغیر مقلدین) بھی متاثر ہوئے، جو شاہ اسمٰعیل شہید اوران کی کتاب تقویۃ الایمان کی دعوت توحید واتباع سنت کے حامل وعلمبردار تھے، جس کا مقصد ونصب العین وہی تھا جو شیخ محمد بن عبدالوہاب کی دعوت کا تھا۔ (ص 77)

اس کتاب کی تائدوقت کے دوبڑے دیوبندی عالم مولوی زکریا کاندھلوی اور رئیس دارالعلوم دیوبند مولوی طیب نے بھی کی ہے، رئیس دار لعلوم اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں۔

اس مقالہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح سامنے آجاتی ہے، کہ ان دونوں جماعتوں (نجدیہ و دیوبندیہ) کے مسلک اوردینی طرز فکرمیں کوئی اصولی اختلافات نہیں ہے، بلکہ بڑی حد تک قرب وتوافق ہے۔(ص136)

دیوبند خود اپنے اکابر کی مذہبی خیالات کا رد

دیکھاآپ نے علمائے دیوبندخوداپنے اکابرکی مذہبی خیالات کارد کس انداز سے کیاہے، جس حقیقت کو یہ لوگ پروپگنڈہ کہتے ہیں، اگر یہ واقعی پروپگنڈہ تھاتوپھر دیوبندی علماء کے ایمان اس قدر کمزور تھے کہ پروپگنڈے کی ذراسی ہواکیاچلی کہ ان کے دین وایمان کی بنیادہی تہہ وبالا ہوگئی، اور نہایت آسانی سے عین اسلام کاانکارکردیا، بعدازیں ان کی اولادواذناب نے جماعت کی مسلکی مزاج کوصحیح رخ دیا، اور نجد سے قدیم رشتہ کونہ صرف ہموارکیا، بلکہ بڑی مضبوطی کے ساتھ استواربھی کیا، چنانچہ علمائے دیوبندکے اقرار وہابیت نے حسام الحرمین کی صداقت کونقش کاالحجر کردیا، بلآخر مقتئی دیوبند رفیق احمدبالاکوٹی کوحقائق سے منہ چڑاکریہ لکھنا پڑا۔

دوسری طرف سطوربالامیں وضاحت آچکی ہے کہ المہندکے سوالات وجوابات کی بنیادعلماء نجداورعلمائے دیوبندکے درمیان اعتقادی قرب وبعدکے تعین وغیرہ پررکھی گئی ہے، اگرعلماء دیوبندکی طرف منسوب کچھ حضرات ،،المہندعلی المفند،،کے مندرجات سے اتفاق نہ کرسکتے ہوں تواس کادوسرامفہوم یہی بنتاہے کہ وہ مندرجات کے

حوالے سے علماء نجد سے متفق ہیں، اور دیوبند کی نسبت کا دم بھرتے ہوئے علماء نجد سے اتفاق کا لازمی منطقی نتیجہ یہی بر آمد ہوتا ہوگا کہ بزعم خویش مولانا احمد رضا خان صاحب نے اکابر دیوبند پر جو اتہامات لگائے تھے، وہ صحیح تھے، اور علماء دیوبند کی وضاحت بے معنی تھی، اور یوں کہنا پڑے گا کہ علماء دیوبند گویا نجدی تحریک کے ہم نوا یا اس سے متاثر ضرور تھے۔ (ماہنامہ بینات ذوالقعدہ 1438ھ ص 43)

اقتباس مذکور میں دو باتیں قابل گرفت ہے۔

اول:

کچھ حضرات نے المہند سے اتفاق نہیں کیا۔

دوم:

علمائے دیوبند کی جانب اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا محض اپنی طرف سے وہابیت کا الزام تھا۔

دونوں کا جواب باری باری نہایت مختصر طور پر دیا جاتا ہے، شق اول میں ،،کچھ حضرات سے مراد کون لوگ ہیں، کیا ان کا تعلق علمائے دیوبند سے دور کا واسطہ ہے، یا اپنی جماعت میں کچھ بھی اعتبار واستناد کی حیثیت کا حامل نہیں تھے، مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند، شیخ التبلیغ مولوی زکریا کاندھلوی، مولوی منظور سنبھلی، کیا جماعت دیوبند کے ان سربرآوردہ اکابرین کو،،کچھ حضرات ،، کہہ کر پہلوتہی کر سکتے ہیں، جبکہ جماعت دیوبند کے ان میں کوئی مجدد تھے ،اور کوئی شیخ الاسلام، کوئی مناظر دیوبند، جنہوں نے وہابیت کو قبول دوام کی سند عطا کی ہے۔

دوم یہ کہ یہ محض ،،بزعم خویش،،اعلی حضرت کا الزام نہیں ہے،بلکہ تاریخی سچائی ہے،کہ دیوبندیت اپنی پیدائش کے اول دن سے ہی وہابی تھا،اور آج بھی ہے،جس کا اعتراف جماعت دیوبند کی جانب سے بارہا ہوتا رہا ہے،اب یہی پر دیکھ لیجئے،اسی دوران دارالعلوم دیوبند میں جس سے جماعت کا نام منسوب ہے،اس میں نجد عرب سے معائینہ کے لئے ایک وفد بھی آیا تھا، جس کے سپاس نامہ میں اِنہوں نے اپنی وہابیت کا اقرار کیا،غیر مقلد مولوی اسحاق زاہد کوئتی لکھتے ہیں۔

چنانچہ 14/نومبر 1987ء کو عربی وفد کی تشریف آوری پر استقبالیہ دیا گیا تھا،اس میں پیش کئے گئے سپاس نامہ میں واضح طور پر کہا گیا تھا،،وقد تسمی الدیوبندیہ بالوہابیہ نصبۃ الی شیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی رحمۃ اللہ،،یعنی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے دیوبندی جماعت کو وہابی بھی کہا جاتا ہے۔

(اہل حدیث اور علمائے حرمین کا اتفاق رائے ص 17)

اس کے باوجود اگر کسی دیوبندی کو علمائے دیوبند کا،،وہابی،،ہونا تسلیم نہیں،تو اسے چاہئے کہ اندھ بھکتی چھوڑ کر حقائق کا جائزہ لیں،اور معلوم کرے کہ دیوبندیت پیدائشی وہابی ہے یا نہیں،اور جب حق کھل کر سامنے آجائے تو بغیر کسی پس وپیش کے اہل سنت وجماعت کے دامن میں پناہ لے لیں،تاکہ آخرت سنور جائے،بہر حال اعلی حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا آج سے سو برس قبل ان کو وہابی لکھنا امر واقع تھا،بزعم خویش،خام خیال نہیں،آخر کب تک علمائے دیوبند جھوٹی تسلیوں سے اپنے دلوں کو بہلاتے رہیں گے،اور اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کی حقائق بیانی پر کب تک چراغ پا ہوتے رہیں گے،اور کب تک

ایوان دیوبندیت کو ماتم کدہ بنائیں رکھیں گے،خدارااپنے اوپر رحم کھاؤ،اوراصلی اہلسنہ کواختیارکرلو۔جس کاتعلق وہابیت سے ذرہ برابربھی نہیں ہے۔

محمدساجدرضاقادری رضوی
بانی تحریک فیضان لوح وقلم جگناتھ پور سنکولہ آبادپور کٹیہار بہار

ہماری دوسری اردو کتابیں

(1)بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)	(19)آیئے نماز سیکھیں
(2)اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	(20)قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا
(3)اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل	(21)محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل
(4)عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	(22)روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)
(5)گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)
(6)شب معراج غوث پاک	(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں؟
(7)شب معراج نعلین عرش پر	(25)ایک نکاح ایسا بھی
(8)حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	(26)کافر سے سود
(9)ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	(27)میں خان تو انصاری
(10)مقرر کیسا ہو؟	(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)
(11)غیر صحابہ میں ترضی	(29)جرمانہ
(12)اختلاف اختلاف اختلاف	(30)لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟
(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام
(14)بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)
(15)سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	(33)کلام عبید رضا
(16)حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	(34)مسائل شریعت (جلد1)
(17)عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	(35)اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا
(18)ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	(36)سفر نامہ بلاد خمسہ
(37)منصور حلاج	(57)حضرت امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں
(38)مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	(58)زر خانۂ اشرف
(39)مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	(59)حضرت خضر علیہ السلام
(40)سفر نامہ عرب	(60)ایمان افروز تحاریر
(41)تحریرات لقمان	(61)انبیا کا ذکر عبادت-ایک حدیث کی تحقیق

(42)من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	(62)رشحات ابن حجر
(43)ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	(63)تجلیات احسن (جلد 1)
(44)فرضی قبریں	(64)درس ادب
(45)سنی کون ؟ وہابی کون ؟	(65)تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)
(46)علم نور ہے	(66)حق پرستی اور نفس پرستی
(47)یہ بھی ضروری ہے	(67)خوان حکمت
(48)مومن ہو نہیں سکتا	(68)صحابہ یا طلقاء؟
(49)جہان حکمت	(69)روشن تحریریں
(50)ماہ صفر کی تحقیق	(70)تحریرات ندیم
(51)فضائل و مناقب امام حسین	(71)امتحان میں کامیابی
(52)شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	(72)اہمیت مطالعہ
(53)تحریرات بلال۔ مولانا محمد بلال ناصر	(73)دعوت انصاف۔ علامہ ارشد القادری
(54)معارف اعلی حضرت	(74)ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام ؟
(55)نگارشات ہاشمی	
(56)ماہنامہ التحقیقات۔ ربیع الاول 1444ھ	

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm **9102520764**

OUR DEPARTMENTS:

E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

ROMAN BOOKS

PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

TO CONNECT AHLE SUNNAT

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in